شیخ ابو محمد العدنانی (حفظہ اللہ) کا صوتی بیان، بعنوان:

کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے

FURAT



شیخ ابو محمد العدنانی الشامی کا صوتی بیان، بعنوان:

کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

سب تعریفیں اس رب کیلئے ہیں، جو قوی اور متین ہے، اور صلوۃ وسلام ہو رسول اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، جنہیں تلوار کے ساتھ رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا ہے۔ اما بعد!

رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُل لِّلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ (آل عمران: ١٢)

''(اے پیغمبر) کافروں سے کہدو کہ تم (دنیا میں بھی) عنقریب مغلوب ہو جاؤ گے اور (آخرت میں) جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بری جگہ ہے۔''

قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّـهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُم مِّثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّـهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَن يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ.(آل عمران: ١٣)

''تمہارے لیے دو گروہوں میں جو (جنگ بدر کے دن) آپس میں بھڑ گئے (اللہ کی قدرت کی عظیم الشان) نشانی تھی۔ ایک گروہ (مسلمانوں کا تھا وہ) اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ کافروں کا (تھا وہ) ان کو اپنی آنکھوں سے اپنے سے دگنا مشاہدہ کر رہا تھا اور اللہ اپنی نصرت سے جس کو چاہتا ہے مدد دیتا ہے جو اہل بصارت ہیں ان کے لیے اس (واقعے) میں بڑی عبرت ہے۔''

اے دنیا بھر کے صلیبیو اور رافضیو! اے ملحدو اور مرتدو! اور اے یہودیو اور کافرو! جیسے چاہو مسلمانوں کے مقابلے میں اکٹھے ہو جاؤ اور ان پر ٹوٹ پڑو؛ جس طرح چاہو ان کے خلاف مکر و فریب کرتے پھرو؛ جتنا چاہو انکے خلاف لاؤ لشکر جمع کرتے پھرو؛ لیکن جان لو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم میں اکٹھے کیے جاؤ گے۔ عنقریب تم سب صلیبی، رافضی، مرتد اور یہودی مغلوب کر دیے جاؤ گے۔

سُنَّةَ اللَّـهِ فِي الَّذِينَ خَلَوْا مِن قَبْلُ. (احزاب: ٦٢)

''جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان کے بارے میں بھی اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔''

آل فرعون، قوم نوح اور قوم ہود کی طرح تم بھی مغلوب ہو جاؤ گے۔ تمہیں لازما شکست ہو گی جس طرح بدر و احد اور احزاب و خیبر میں کفار کو شکست ہوئی تھی۔ تمہارا بھی وہی حال ہو گا، جو یمامہ و یرموک اور قادسیہ و نہاوند میں تمہارے باپ دادا کا ہوا تھا، اور حطین اور عین جالوت کے معرکوں کی طرح اب کے معرکے میں بھی تمہیں شکست ہی ہو گی۔ تم لازما مغلوب ہو گے۔

اے کافرو! جمع ہو جاؤ ہمارے خلاف، اور رقہ، فلوجہ، موصل، تدمر، یا رمادی تم سے زیادہ دور تو نہیں۔ اے امریکہ و روس اور انکے اتحادیو! تم بھی مغلوب ہو جاؤ گے اور جہنم کی طرف ہانکے جاؤ گے، اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔ اور امریکہ نے کیا یہ گمان کر لیا ہے کہ وہ اور اسکے ہم رکاب مل کر مجاہدین پر غلبہ پالیں گے؟ یہ اپنی خام

خیالیوں میں بہت دور نکل گئے ہیں۔ سوائے امریکہ! یہ بات اچھی طرح جان لے کہ دولت اسلامیہ کے حالات اب ایسے نہیں رہے جیسے کہ تو نے سمجھ رکھے ہیں یا جیسے تو چاہتا ہے، کیونکہ اسکے سچے اور کھرے قائدین اور سپاہی کسی کی رضاجوئی کی خاطر اللہ کی ناراضگی مول نہیں لیتے اور وہ محض اس کی مغفرت اور رضا کے طلبگار ہیں۔ اسی لیے وہ اپنی اطاعت دین میں رخنہ نہیں آنے دیتے۔ وہ صرف اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور اپنی ہر طرح کی حاجت اسی کے آگے رکھتے ہیں۔ انہیں اپنے رب کی نصرت وتائید پر پورا یقین ہے۔ اسی لیے انہوں نے شخصیت پرستی اور شیوخ ومفکرین کی اندھی تقلید کا انکار کیا ہے اور زمانے کی دشمنی تو مول لے لی ہے، لیکن حق گوئی کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور نہ ہی اپنے دین پر سودے بازی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دولت اسلامیہ واضح اہداف کے حصول کیلئے سیدھے رستے پر گامزن ہے۔ وہ رستہ، کہ جسے ہموار اور روشن کرنے کیلئے دولت اسلامیہ کی قیادت نے اپنے خون اور جان ومال کی قربانیاں پیش کی ہیں، اور ان شاءاللہ ان کے جانشین بھی اس رستے سے منحرف نہیں ہوں گے۔ اور جو دولت اسلامیہ کی صفوں میں شامل ہو جاتا ہے، اسے اسلاف کا روشن کیا ہوا یہ نور اپنے اندر سمالیتا ہے۔ اور قیادت کا پختہ بنیادوں پر استوار کیا ہوا یہ منہج، جسے دولت اسلامیہ کے سپاہیوں نے اپنے دلوں میں بساتے ہوئے آگے منتقل کیا ہے، ہی منہج اسے اسکے سفر میں ہمت اور ثبات دیتا ہے، یہاں تک کہ یہ اس کے امن وامان کا ضامن بن جاتا ہے۔ پس اگر کوئی اس منہج سے ہٹ کر نظام چلانے کی کوشش کرے، تو چاہے وہ کوئی بھی ہو، دولت اسلامیہ کے سپاہی اس کی اطاعت سے صاف انکار کر دیتے ہیں اور اس شخص سے دور ہو جاتے ہیں، اور اسکی جگہ کسی اور کو لے آتے ہیں۔

پس اے امریکہ! جان لے کہ ایک پوری کی پوری نئی نسل دولت اسلامیہ کا پرچم تھام چکی ہے، اور مستقبل میں آنے والی نئی نسلیں ان شاءاللہ اسی طرح اسکا پرچم تھامتی رہیں گی۔ پس اے امریکہ! ایسی کئی خبریں سننے کیلئے تیار ہو جا، جو تیرے لیے بڑی المناک ہیں۔ اللہ کے فضل سے دولت اسلامیہ اب پہلے سے کہیں زیادہ طاقتور ہو چکی ہے، اور الحمدللہ یہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہے۔ جبکہ امریکہ اور اسکے اتحادی الحمدللہ دن بہ دن کمزور ہوتے جا رہے ہیں، اور بفضل اللہ انکی کمزوری میں مسلسل اضافہ ہی ہو رہا ہے۔ آج امریکہ کمزور، بلکہ عاجز ہے۔ اور اسی کمزوری اور عجز کا نتیجہ ہے کہ امریکہ دولت اسلامیہ سے جنگ جاری رکھنے کیلئے آسٹریلیا سے مدد لینے، ترکی سے رابطے استوار کرنے، روس سے بھیک مانگنے اور ایران کی خوشنودی حاصل کرنے پر مجبور ہے۔ اور پھر بڑی ڈھٹائی کے ساتھ کہتا ہے، کہ دولت اسلامیہ کے خلاف وہ شیطان کے ساتھ بھی اتحاد کرنے کیلئے تیار ہے۔

پس اے امریکہ! یہ بات اچھی طرح سے جان لے، کہ تیری مجاہدین کے خلاف جنگ میں جتنے دن بیت رہے ہیں، اسی قدر مجاہدین مضبوط اور تو کمزور ہو رہا ہے۔ اور جنگ الحمدللہ اسی طرح جاری ہے، جس طرح ہم نے اسکی منصوبہ بندی کی تھی۔ ہم نے تجھے افغانستان اور عراق میں اس بری طرح سے گھسیٹا، کہ تو ویتنام جنگ کی ہولناکیاں بھی بھول گیا۔ اور یہ تیسری جنگ جو شام تک پھیل چکی ہے، اور باذن اللہ یہ تیری تباہی اور زوال کا آخری مرحلہ ہے۔ پس اگر تو اپنے خسارے کو کم کرنا چاہتا ہے تو گھٹنے ٹیک دے اور ہمیں جزیہ ادا کر۔

اور وہ بے وقوف گدھا اوباما یہ گمان کیے بیٹھا ہے کہ وہ اس جنگ کو دور بیٹھے ہوئے اپنے چیلوں چانٹوں اور زر خرید غلاموں یعنی صحوات کے ذریعے جیت لے گا۔ اس نے جنگ کی مدت بڑھا دی ہے اور دوبدو معرکے کو موخر کر دیا ہے، اور یہی تو ہم چاہتے تھے۔ اس بے عقل اوباما کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ وقت ضائع کیے بغیر جنگ جیتنے کی کوشش میں اپنی فوجیں اتار دیتا، لیکن اس ناسمجھ نے بری فوج کو بھیجنا اپنے منصوبے کے آخر میں رکھا ہوا ہے، اگرچہ اس میں بھی اسے ناکامی کا منہ ہی دیکھنا پڑے گا۔

اور اے امریکہ تو عنقریب اپنی بری فوج اتارے گا، اور یہی اقدام تیری تباہی و بربادی اور موت کا سبب بنے گا۔ اور اوباما تیرا بھی امریکہ کی تاریخ میں ایسے ہی ذکر کیا جائے گا، جیسے رافضی اُس حقیر احمق نوری کا کرتے ہیں۔ اور اگر امریکہ کا وجود کچھ عرصہ قائم رہ گیا، تو اتنا وقت وہ تجھ پر لعنت ہی کرتا رہے گا۔

ہاں! اے امریکہ تجھے یہ دھچکا لگناہی لگنا ہے، کیونکہ دولت اسلامیہ کے حالات اب وہ نہیں رہے جیسے کہ تو گمان کر رہا ہے یا جیسے تو چاہتا ہے۔ ہاں! امریکہ تجھے لازما شکست ہو گی اور تو مغلوب ہو کر ذلت و ندامت کا شکار ہو گا۔ اور اس دعوے کے ٹھوس ثبوت بیجی، انبار، تدمر، خیر وغیرہ میں موجود ہیں۔ امریکہ نے بیجی کو ہتھیانے اور اسکے تیل کے کنوؤں پر قبضہ قائم رکھنے کی خاطر ہر طرح کا زور لگا لیا۔ دیکھ لو اب آٹھ ماہ کی طویل خونریز جنگ کے بعد امریکہ کو ذلیل و رسوا کر کے بیجی سے باہر لا پھینکا گیا ہے۔ امریکہ دس سے زیادہ مرتبہ بیجی پر کنٹرول حاصل کرنے کا جھوٹا دعویٰ کر چکا ہے۔ فی الحقیقت امریکہ بیجی پر قبضہ جمانے میں ناکام ہو چکا ہے، اور وہاں ذلت آمیز شکست سے اسکی ناک خاک آلود ہوئی ہے۔ وہ وہاں تیل کے کنوؤں تک کا کنٹرول برقرار نہیں رکھ سکا، جنہیں ہم نے بفضل اللہ ڈنکے کی چوٹ پر امریکہ اور اسکے اتحادیوں سے بزور بازو چھین لیا ہے۔ امریکہ کو یہ گمان ہونے لگا تھا کہ دولت اسلامیہ کمزور اور عاجز ہو چکی ہے، اور اب مزید پھیلنے کی قوت نہیں رکھتی، بلکہ پسپائی پر مجبور ہے۔ تو اللہ رب العزت نے ہمیں رمادی پر فتح عطا فرما دی اور ہم نے اسے امریکہ سے چھین لیا اور دولت اسلامیہ کو اس سے بھی آگے سخنہ، تدمر، اور قریتین تک پھیلا دیا۔ ان فتوحات سے امریکہ کے جھوٹ کا پردہ چاک ہو گیا، اور امریکہ کا وہ بت، جسے ناقابل تسخیر سمجھا جاتا تھا، پاش پاش ہو گیا اور اسکی کمزوری و ناتوانی کھل کر سامنے آگئی۔

اب امریکہ کسی چھوٹی سی بستی کے انخلاء کو یا کسی مسلمان کے قتل کو اپنی فتح گردانتا ہے۔ اسی لیے یہ ابوالمعتز القریشی (رحمہ اللہ) کے قتل پر خوشی کے مارے چھلانگیں لگا رہا ہے، اور اسکا ڈھنڈورا پیٹتا پھر رہا ہے کہ یہ بہت بڑی فتح ہے۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے ابوالمعتز، اور آپ تو اتنے مسلمانوں میں سے محض ایک مسلمان تھے۔ ہم نے ان پر تعزیت نہیں کی، اور نہ کریں گے، کیونکہ ہم انہیں مردہ سمجھتے ہی نہیں۔ انہوں نے کئی مرد میدان تیار کیے ہیں، اور اپنی جگہ کتنے ہی شیر جوان چھوڑ گئے ہیں، کہ جن کے ہاتھوں امریکہ کو بے حساب نقصان پہنچنے والا ہے۔ میں ان پر تعزیت نہیں کروں گا، کیونکہ انہوں نے وہ پالیا ہے جس کی وہ تمنا کرتے تھے۔ انکی تو زندگی کی سب سے بڑی تمنا ہی یہی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں، سو وہ اس حال میں قتل ہوئے کہ وہ منہج حق پر چل رہے تھے اور انہوں نے اس میں کجی نہیں آنے دی۔ اپنے آخری ایام میں وہ ثبات اور خاتمہ بالخیر کی بہت کثرت سے دعا کر رہے تھے، بلکہ انکے ساتھی کہتے ہیں کہ انہوں نے آخری دنوں میں امنیتی تدابیر کو بھی اختیار کرنا چھوڑ دیا تھا، جیسے کہ وہ اپنے وقت فراق کو دیکھ رہے ہوں۔ اور وہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے کی دعا مایوسی، اکتاہٹ یا مشکلات کے سبب نہیں کرتے تھے، بلکہ وہ اپنے رب سے ملاقات، اور اس راہ میں جو لوگ پہلے شہید ہو چکے ہیں، ان کا ساتھ چاہتے تھے۔ میں ان پر تعزیت نہیں کروں گا، کیونکہ امریکہ، اسکے اتحادی اور اسکے پالتو کتے انکے قتل پر خوش ہوئے ہیں۔ یہ سب مسلمانوں میں سے ایک شخص کے قتل پر خوشیاں منا رہے ہیں، کہ جس کی اپنی خواہش یہی تھی کہ وہ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ ابوالمعتز (رحمہ اللہ) اپنی سفید داڑھی پکڑ کر کہا کرتے تھے ''واللہ تو خون سے تر ہو کر رہے گی''۔ پس اللہ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انکی قسم کو پورا کر دیا۔ میں نے انکی داڑھی کو دیکھا تھا کہ وہ انکے خون سے تر ہو چکی تھی۔ تو اب میں کیوں ان پر تعزیت کروں؟ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔

اور اگرچہ ابوالمعتز کی جدائی میں آنکھوں نے آنسو بہائے ہیں، مگر اب دل ان غموں کو سہنے کے عادی ہو چکے ہیں، سو اب کسی غم کی کوئی پرواہ نہیں۔

أُصيبَ القلبُ بالأرزاءِ حتَّى * فُؤادِي فِي غِشَاءٍ مِن نِبَالِ

میرے دل پر مصائب کے اتنے تیر لگے ہیں؛ کہ انہوں نے دل کو ڈھانپ لیا ہے۔

فصرتُ إذا أصَابتني سِهَامٌ * تكسّرت النِّصالِ عَلى النِّصالِ

اب کوئی تیر آکر لگتا ہے تو پہلے سے پیوست کسی تیر پر ہی لگتا ہے اور ٹوٹ جاتا ہے۔

وهانَ فَما أبالي بالرّزَايا * لأنّي مَا انتفعت بأنّ أُبَالِي

اب مجھے ان مصیبتوں کی کوئی پرواہ نہیں؛ اسلئے کہ پرواہ کرنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں۔

میں ابوالمعتز (رحمہ اللہ) پر تعزیت نہیں کرتا، بلکہ میں دعا کرتا ہوں کہ رب تعالیٰ انہیں قبول فرما کر شہداء والی زندگی عطا فرمائے، اور انہیں جنت الفردوس میں انبیاء اور صدیقین کے ساتھ جگہ عطا فرمائے۔ اور میری دعا ہے کہ اللہ ہمیں ان کے بعد انکے راستے پر ثابت قدمی سے چلتے رہنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے اور ہمارا خاتمہ بالخیر ہو، اور ہم اس سے بھی زیادہ شدید حملے میں شہید ہوں، جو ابوالمعتز (رحمہ اللہ) پر کیا گیا ہے۔

پس اے امریکہ! تو زیادہ خوش نہ ہو، کیونکہ ابھی تو اپنی فوجیں اور اسلحہ جمع کرتا رہے گا اور اپنے صلیبی اتحادیوں کو بھی اکٹھا کرتا رہے گا، یہاں تک کہ تم سب دابق کے میدان میں آاترو گے۔ لیکن یہ ہی وہ وقت ہو گا، جب تمہاری کمر ٹوٹے گی اور تم سب شکست کھا کر مغلوب ہو جاؤ گے۔

إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ. (آل عمران: ٩)

" بے شک اللہ خلاف وعدہ نہیں کرتا"

سیدنا ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

"قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی، جب تک کہ رومی اعماق یا دابق کے میدان میں نہیں آاترتے۔ ان کی طرف شہر سے لشکر نکلے گا، جس میں اس وقت کے بہترین لوگ ہوں گے۔ پھر جب وہ صف بندی کر لیں گے تو رومی کہیں گے، کہ ہمارے اور انکے درمیان سے ہٹ جاؤ، جنہوں نے ہماری عورتوں کو لونڈیاں بنایا تھا۔ تو مسلمان کہیں گے، کہ اللہ کی قسم! ہم ہرگز اپنے بھائیوں کے سامنے سے نہیں ہٹیں گے۔ پس رومی ان سے جنگ کریں گے۔ تب مسلمانوں میں سے ایک تہائی پسپا ہو جائیں گے، جنکی اللہ کبھی توبہ قبول نہیں کرے گا۔ اور ایک تہائی قتل ہو جائیں گے، جو اللہ کے ہاں اس وقت کے بہترین شہید ہوں گے۔ اور ایک تہائی فتح یاب ہو جائیں گے، جو بعد میں کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوں گے۔ پھر وہی قسطنطینیہ کو فتح کریں گے" (صحیح مسلم)

ہاں! یہ اللہ کا وعدہ ہے۔

عنقریب تم اترو گے اے صلیبیو! اور ہم تمہارے انتظار میں ہیں۔

اور اے مرتد گروہوں میں شامل کفر کے آلہ کار سپاہیو! امت مسلمہ کے نام پر دھبہ بننے والے گروہوں میں بیٹھے معاشرے کے ناسورو! کیا اب بھی تمہارے لیے وہ وقت نہیں آیا کہ تم اپنے بڑوں سے عبرت حاصل کر لو، جو عراق میں موجود گروہوں کے تحت کئی سال تک دولت اسلامیہ سے لڑتے رہے۔ جو سبق تمہیں شام میں حاصل ہوئے، ان سے تم نے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا؟ سب جبہات، تحریکیں، تنظیمیں، لواء اور کتیبے یہ جان لیں؛ اور سب لشکر، جماعتیں، گروہ، برادریاں اور قبیلے بھی خبردار ہو جائیں؛ اے دنیا بھر کے لوگو! کان کھول کر سن لو؛ غلبہ صرف اسلام ہی کیلئے ہے، اور کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ اور دین اسلام کے پیروکار کبھی بزدل اور ڈرپوک نہیں ہوتے۔ اور ہمارے رب نے ہمیں یہ سکھایا ہے، کہ تمام تر قوت اللہ کے پاس ہے اور عزت اللہ ہی کیلئے ہے، اور مومن ہی غالب اور سربلند ہیں جبکہ ذلت و رسوائی کافروں کا مقدر ہے۔ اور ہمارا اللہ رب العزت کے ساتھ تعلق ایسا ہے کہ ہم اس کے حکم پر چلتے رہیں گے، اور جو بھی قدم اٹھائیں گے، اسکی دی ہوئی رہنمائی کے مطابق ہی اٹھائیں گے۔ تم ہمارے بارے جو مرضی کہتے رہو، ہمیں کوئی پرواہ نہیں۔

أنا الغريق فما خوفي من البلل.

ے میں تو پہلے ہی پانی کے اندر ہوں، مجھے نمی سے کیا ڈرنا۔

تم جس طرح مرضی حقائق کو بدلو، شبہات پھیلاؤ، لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاؤ، ہم پر طعن و تشنیع کرو، جھوٹ اور افتراء پردازی کی ملمع کاری کرو، جو بس میں آئے کر لو؛ تمہیں اس سب سے کچھ حاصل نہیں ہونے والا۔ اور ان شاء اللہ ناکامی اور نامرادی ہی تمہارا مقدر ہو گی۔ اور اس سب سے ہمارا کچھ نہیں بگڑے گا، سوائے تھوڑی سی اذیت کے۔ اور اللہ ہمیں اس سب سے بری ثابت کر دے گا۔ ہم اپنا سفر جاری رکھیں گے۔ اب تم جو چاہو کرتے پھرو، ہم کسی کی پرواہ نہیں کریں گے۔ ہمارے خلاف اتحاد قائم کرو، لاؤ لشکر جمع کرو، مکر و فریب کے جال بنو، ہم پر یک مشت حملہ کر دو۔ جو بس میں آئے کر لو؛ تم ہرگز کامیاب نہیں ہو گے، اور نہ ہی تمہارے لیے مدد آئے گی۔ اور ان شاء اللہ عنقریب تم سب شکست کھا کر مغلوب ہو جاؤ گے۔ ہم کسی بھی شے سے خوف کھائے بغیر اور کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنے رستے پر چلتے رہیں گے؛ اور اللہ ہی ہمارے لیے کافی ہے۔

اور مختلف جماعتوں، گروہوں، فرقوں اور تنظیموں کے ذمہ داران، قائدین اور ان کے ہم خیال، جو خلافت سے جنگ کر رہے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ خلافت کے دوبارہ سے قیام کی جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں، ان سے میں یہ کہتا ہوں: کہ ہم اپنے طریقے پر چلتے رہیں گے، اور بلاشبہ یہ خلافت ہے۔ پس اگر تمہیں یہ اچھی لگے تو توبہ کر کے سیدھے راستے کی طرف واپس لوٹ آؤ اور قافلۂ خلافت میں شامل ہو جاؤ، اور اس کی نصرت کرو کہ بلاشبہ یہ خلافت ہے۔ ہم نے امریکہ اور اس کے حلیفوں اور دنیا بھر کے حکام و طواغیت کو للکارتے ہوئے تلوار کے زور پر اس خلافت کو قائم کیا ہے۔ اور ہم اپنے رب کے حکم پر چلتے رہیں گے۔ ہم اس خلافت کو مزید مستحکم کریں گے اور اس کی ماضی کی شان و شوکت کو واپس لوٹائیں گے۔

اور اگر تمہیں خلافت منظور نہیں، تو ہم پھر بھی اپنے رستے پر چلتے رہیں گے۔ اور ہم جو چاہیں گے کریں گے، اپنے رب کی شریعت کے مطابق۔ پس اگر تمہارے حجت باز علماء سوء کے فتوے ہمیں نہیں روک سکے؛ اور اگر تمہارے وہ بے وقوف، یعنی جنہیں تم حکیم الامت کہتے ہو، انکی ہدایات وتدابیر بھی ہمارے آگے کوئی رکاوٹ کھڑی نہیں کر سکیں؛ تو جاؤ اور سلامتی کونسل یا اقوام متحدہ کی منتیں کرو، کہ وہ تمہارے لیے ہمارے خلاف کوئی قانون پاس کر دیں۔ یا اگر چاہو تو صلیبی اتحاد یا طواغیت کے کسی ٹولے سے، یا رافضیوں نصیریوں سے، یا براہ راست شیاطین سے مدد مانگ لو؛ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارے لیے فضائیہ کی امداد یا بری فوج بھیج دیں۔

اگر تمہیں یہ خلافت اچھی نہیں لگتی ہے نا، تو دیواروں میں سر مار مار کر انہیں گرا دو، یا راکھ میں پھونکیں مارتے رہو، یا غصے کے مارے سارے سمندروں کا پانی پی جاؤ۔ اے بدبختو! اگر تمہیں یہ خلافت منظور نہیں تو جاؤ زمین میں سرنگ کھود کر اس میں گھس جاؤ یا آسمانوں تک سیڑھی چڑھا کر ان میں کہیں گم ہو جاؤ۔

اگر تمہیں یہ بری لگتی ہے، تو غصے کے مارے مر جاؤ؛ مر جاؤ غصے کے مارے! ہم جو چاہیں گے جب چاہیں گے کریں گے۔ ہماری ریڈ لائنز قرآن وسنت کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ اور بین الاقوامی قوانین کو ہم جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں۔ ہاں! یہی ہمارا منہج ہے۔ اور ہمیں عرب وعجم کے لاؤ لشکر ہرگز نہیں ڈرا سکتے۔ ہم ہر اس شخص کی تکفیر کریں گے، جسے شریعت کافر قرار دیتی ہے۔ اور باذن اللہ ہم اپنے منہج پر چلتے رہیں گے۔ ہم بم دھماکے اور استشہادی کاروائیاں جاری رکھیں گے، اور خوب تباہی و بربادی کریں گے۔ وہ بڑکیں مارنے والے اور بے عقل، جنہیں لوگ سراسر جھوٹ بولتے ہوئے علماء اور حکماء امت کا خطاب دے دیتے ہیں، ہم پر جیسے مرضی الزام تراشی کرتے رہیں؛ ہم یہ سب کرتے رہیں گے۔

ندعوا إلى التوحيد طول حياتنا * في كل حين في الخفى والمشهدِ

ہم زندگی بھر توحید کی دعوت دیتے ہیں، ہر وقت؛ چھپ کر بھی اور کھلے عام بھی۔

ونحارب الشرك الخبيث وأهله * حربًا ضروسًا باللسان وباليدِ

اور ہم شرک کی لعنت کے ساتھ اور شرک کرنے والوں کے ساتھ جنگ کرتے ہیں؛ گھمسان کی جنگ، زبان سے بھی اور ہاتھ سے بھی۔

وكذلك البدع الخبيثة كلها * نقضي عليها دون باب المسجد

اسی طرح تمام بدعتوں کے ساتھ بھی ہماری جنگ ہے؛ ہم بدعت کا قلع قمع کر دیتے ہیں، چاہے وہ مسجد کے دروازے پر ہی کیوں نہ کی جا رہی ہو۔

هذه طريقتنا وهذا نهجنا * فعلام أنتم دوننا بالمرصد

یہ ہمارہ طریقہ اور منہج ہے؛ تو تم کس وجہ سے ہمی پر گھات لگائے بیٹھے ہو؟

ہم سے ہمارے کئی بھائیوں نے ان قسط وار پروگراموں اور انٹرویوز کے جوابات طلب کیے ہیں، کہ جن میں اتنی جھوٹی اور مضحکہ خیز باتیں ہیں جنکا کوئی شمار ہی نہیں۔ تو ہم اس عجیب صورت حال کو اللہ کے حوالے کرتے ہوئے، اور ان بھائیوں پر شفقت کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں:

وإن سفاه الشيخ لا حلم بعده * وإن الفتى بعد السفاهة يحلمُ

ے کوئی بوڑھا اپنی عقل کھو بیٹھے تو اسکی عقل واپس نہیں آتی؛ ہاں کوئی بے وقوف اگر ابھی نوجوان ہے تو اسکے دوبارہ عاقل ہو جانے کا امکان موجود ہے۔

سكتُّ عن السفيه فظن أني * عييت عن الجوابِ وما عييتُ

میں نے بے وقوف کی بات کا جواب نہیں دیا تو وہ سمجھا کہ میں لاجواب ہو گیا ہوں، حالانکہ میں لاجواب نہیں ہوا۔

جس نے ایک مردہ شخص کی بیعت کر رکھی ہو، اور امت کو بھی اس مردہ شخص کی بیعت کی دعوت دے، بھلا اس کی بات کا بھی جواب دیا جاتا ہے؟ ہاں! ہم جماعتوں میں تفرقہ ڈالیں گے اور تنظیموں کی صفوں میں انتشار پھیلائیں گے؛ کیونکہ ایک مرکزی جماعت موجود ہو تو متفرق و متعدد جماعتوں کا کوئی جواز نہیں، اور بربادی ہے متفرق تنظیموں کیلیئے۔ ہم یہ سب کتیبے، لواء اور لشکر پاش پاش کر دیں گے، یہاں تک کہ اس سب گروہ بندی کا وجود مٹ جائے؛ کیونکہ مسلمانوں کی کمزوری اور نصرت آنے میں تاخیر کا سبب یہی گروہ بندی ہے۔ اور ہم آزاد کردہ علاقوں کو دوبارہ آزاد کریں گے۔ ہاں بالکل! کیونکہ جہاں شریعت کی بالادستی قائم نہیں ہوئی، وہ علاقہ تو آزاد ہوا ہی نہیں۔

واپس لوٹ آؤ ہدایت کی طرف، اور مان لو کہ یہ خلافت ہے۔ یہ تمہاری عزت ہے، یہ تمہاری نصرت ہے، اور یہی تمہاری شان و شوکت ہے۔

اور ان گروہوں کے سپاہیوں سے ہم یہ کہتے ہیں، کہ تم نے اپنے قائدین اور امراء کے نام ہمارا پیغام تو سن لیا ہے، اب میری بات غور سے سنو۔ ہم تمہاری طرف آرہے ہیں، اور واللہ ہم تمہارے ساتھ شفقت والا معاملہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس ہماری یہ بات سنو اور اس پر غور کرو؛ پھر اگر تم اسے سچا نہ پاؤ تو بے شک اسے نظر انداز کر دینا۔ بات یہ ہے، کہ ہمیں معلوم ہے کہ تم سب کی نیتیں ایک سی نہیں؛ اور تم میں سے ہر ایک کے حالات اور مقاصد جدا جدا ہیں۔ کوئی تو ایسے ہیں جو ہم سے ہمارے دین پر کاربند ہونے کے سبب قتال کرتے ہیں، کیونکہ شریعت سے نفرت کی وجہ سے انہیں اسلامی ریاست کا وجود گوارا نہیں۔ اسی لیے وہ طواغیت کی نصرت پر اور بشری قوانین کے نفاذ پر راضی ہوتے ہیں۔ لیکن الحمد للہ ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ تم میں سے اکثر خود بھی شریعت کی بالادستی چاہتے ہیں، لیکن وہ گمراہی کے سبب ہم سے قتال کر رہے ہیں۔ تم میں سے بعض ہم سے اس گمان پر قتال کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے درندہ صفت دشمن ہیں۔ اور کوئی تو عصبیت کی بنیاد پر یا بہادری کے جوہر دکھانے کیلیئے ہم سے لڑتے ہیں۔ اور ان کے علاوہ بھی بہت سے لاحاصل اور برے نتائج کے حامل مقاصد پائے جاتے ہیں۔ پس جان لو کہ ہم ان اقسام اور مقاصد میں کوئی فرق نہیں کرتے، اور ان مقاصد کے حاملین پر غلبہ پا لینے کے بعد ہمارے نزدیک انکا ایک ہی فیصلہ ہے؛ سر سے آر پار ہو جانے والی گولی، یا گردن کاٹ دینے والی تیز دھار چھری۔

ہم سے ہمارے دین کے سبب جنگ کرنے والے! اللہ کی قسم تو مغلوب ہو کر رہے گا۔ پس اگر جان بچانا چاہتا ہے تو کہیں دور نکل بھاگ، یا ہمارے قبضے میں آنے سے پہلے توبہ کر لے۔ اور ہمیں مسلمانوں کا دشمن سمجھ کر ہم سے قتال کرنے والے! ہمارے آگے سے ہٹ جا۔ ہم نے اپنی جانوں کو دنیا کے فانی مال و متاع کے حصول کیلیئے داؤ پر نہیں لگایا۔ سو اس بات کی تسلی رکھ کہ ہم تیرا مال و دولت لوٹنے کیلیئے نہیں آئے۔

اوراے وہ کہ جو شریعت کی بالادستی قائم کرنے کیلئے ہم سے قتال کر رہا ہے! کیا تو جانتا نہیں کہ ہم نے شریعت کی بالادستی قائم کی ہے؟ کیا تو دیکھتا نہیں کہ زمین کے جس چپے پر بھی دولت اسلامیہ فتح پاتی ہے، وہاں شریعت کا نفاذ کرتی ہے؟ جان رکھ کہ تو مجاہدین سے قتال کے سبب اللہ کے دین کا دشمن بن چکا ہے۔ اگر تجھے کتابیں اٹھائے ہوئے گدھوں یعنی علماء سوء کے فتووں نے دھوکے میں ڈال دیا ہے، تو میں تجھے ایک ایسی بات کہتا ہوں، کہ اگر تو اس پر غور کر لے تو حق کو پہچان لے گا۔ ان لوگوں کو دیکھ، کہ جو اپنے گروہوں کو چھوڑ کر قافلۂ خلافت میں شامل ہو رہے ہیں؛ تو انہیں ان گروہوں کے بہترین لوگوں میں سے پائے گا۔ اور خصوصا ان لوگوں کو دیکھ جو تیرے گروہ کو چھوڑ کر گئے ہیں۔ پھر اپنے آپ سے پوچھ، کیا وجہ ہے کہ ان گروہوں کے بہترین لوگ قافلۂ خلافت میں شامل ہو رہے ہیں؟ پس اگر تجھے تیرا دل وہی جواب دے، جو تو ان نام نہاد علماء وفقہاء سے سنتا رہا ہے، کہ وہ گمراہ ہو گئے ہیں، تو اپنے دل سے بھی اور ان سے بھی یہ کہہ دے، کہ ہرگز نہیں! واللہ ایسا ممکن ہی نہیں کہ وہ حق پر ہوتے ہوئے متفرق ہوں، اور پھر دولت اسلامیہ نے انہیں گمراہی پر جمع کر دیا ہو۔ یقینا وہ صرف حق پر ہی جمع ہوئے ہیں۔ اگر پہلے بھی وہ حق کے مجاہد ہوتے تو کبھی اس طرح گروہوں میں نہ بٹے ہوئے ہوتے۔ اور اب وہ گمراہی پر جمع نہیں ہوئے، کیونکہ مجاہدین کبھی گمراہی پر جمع نہیں ہوا کرتے۔ اس بات پر غور کر اور پھر اپنے آپ سے یہ بھی پوچھ، کہ اگر دولت اسلامیہ باطل پر ہے، تو ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ اہل خیر اس کو چھوڑ کر دوسرے گروہوں میں شامل ہو جاتے، لیکن معاملہ اس کے برعکس کیوں ہے؟ اس سوال کا جواب تجھے اس مکالمے میں مل جائے گا، جو ابو سفیان اور روم کے حاکم ہرقل کے درمیان ہوا تھا۔

تمہاری اس جنگ کے بعد صرف حلب کو ہی دیکھ لیا جائے تو اسکے گروہوں سے ہمارے ساتھ شامل ہوئے والوں کی تعداد ہزاروں میں ہے۔ اور اگر اس میں کوئی شبہ ہے تو بے شک ان سے رابطہ کر کے اس بات کی تصدیق کر لے۔ ان سے رابطہ کر جو تیرے گروہ کو چھوڑ کر قافلۂ خلافت میں شامل ہوئے ہیں، اور ان سے خلافت کی حقیقت کے بارے میں پوچھ ۔ ان سے پوچھ کہ دشمنان خلافت کے عائد کردہ الزامات کس حد تک درست ہیں؟

سوائے شریعت کی بالادستی کیلئے قتال کرنے والے! اگر تو سچا ہے تو اجتماعیت میں شامل ہو جا اور گروہوں کو چھوڑ دے۔ تفرقہ پھیلانے والے یہ گروہ اس وقت مجاہدین کیلئے نصرت آنے اور مسلمانوں کو انکی شان وشوکت دوبارہ سے حاصل ہونے کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ اور ہم بإذن اللہ یہ گروہ بندی ختم کر کے رہیں گے۔

اے متفرق گروہوں کے لشکرو! تم چاہے کہیں بھی ہو، ہم ان شاء اللہ تمہاری جانب آ رہے ہیں، چاہے کچھ عرصے بعد ہی آئیں۔ اور اصلا ہم تم سے جنگ نہیں کرنا چاہتے، اسلئے تم بھی مجاہدین کے سامنے مت آنا۔ پس جو توبہ کر کے اپنا اسلحہ رکھ دے تو وہ امان میں ہے۔ اور جو تائب ہو کر مسجد میں بیٹھ جائے، وہ بھی امان میں ہے۔ اور جو توبہ کر کے اپنے گھر میں بیٹھ رہے، وہ بھی امان میں ہے۔ اور ان گروہوں یا کتیبوں میں سے جو ہمارے خلاف قتال کرنے سے باز رہے، وہ بھی امان میں ہے۔ ان سب کی جانیں اور اموال امان میں ہیں، چاہے ماضی میں وہ مجاہدین کے ساتھ دشمنی اور اپنے جرائم میں کتنا ہی آگے نکل چکے ہوں۔

اے اللہ ہم نے تنبیہ کر دینے کا عذر حاصل کر لیا ہے۔ اے اللہ تو گواہ بن جا۔

اور اے مسلمانو! اب تمہیں اس حقیقت کو جان لینا چاہئے کہ خلافت ہی تمہارے مسائل کا واحد حل ہے۔ اور تمہاری مملکتوں کے حکام یہودیوں اور صلیبیوں کے زر خرید غلام ہیں۔ وہ کوئی فیصلہ اپنے آقاؤں کی مرضی کے خلاف نہیں کرتے، اور اسی راستے پر چلتے ہیں جس پر ان کے آقا ہیں۔ پس اگر تمہیں پہلے اس حقیقت کا

افغانستان اور عراق کی جنگ سے ادراک نہیں ہوا، تو اب سر زمین شام کے حالات سے ہی عبرت پکڑ لو۔ اور اے مسلمانو! تمہارے مرض کی جڑ اور تمہاری کمزوری وہ بے بسی کا سبب سقوط خلافت اور اسکے نتیجے میں تمہاری اجتماعیت کا شیرازہ بکھر جانا ہے۔ ہاں ہاں! سقوط خلافت ہی تمہارا مرض ہے اور خلافت کا دوبارہ سے قیام اس مرض کا علاج ہے۔ پس اس کے گرد اکٹھے ہو جاؤ اور اللہ کے بعد اس سے مدد حاصل کرو۔ اور گروہ بندی اور جماعت پرستی کو ترک کر دو۔ پس اگر تم ایسا کر لو، تو یہی تمہاری دوا ہے، اور اگر نہ کرو تو یہی تمہارا مرض ہے۔

اے مسلمانو! اگر تم امن چاہتے ہو تو دولت اسلامیہ میں آؤ، جو تمہارا دفاع کرتی ہے، تم پر زیادتی کرنے والے سے بدلہ لیتی ہے، تمہارے اموال اور تمہاری عزتوں کی حفاظت کرتی ہے۔ تمہارے لئے اس کے علاوہ کہیں اور امن نہیں۔ اے مسلمانو! اگر تم شریعت کے سائے تلے رہنا چاہتے ہو تو شریعت دولت اسلامیہ کے علاوہ اور کہیں نافذ نہیں۔ اور شریعت تو گولیاں برسانے، زخم لگانے، اور کافروں کے ساتھ دن رات جنگ کرنے کے سوا نافذ ہی نہیں ہو سکتی۔ نفاذ شریعت کی بنیادیں موحد اور سچے مجاہدین کی لاشوں پر کھڑی ہوتی ہیں اور ان مخلصین کا خون انہیں مضبوط کرتا ہے۔ بہت بڑا بے وقوف، نادان اور احمق ہے وہ شخص، جو یہ سمجھے بیٹھا ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادی یہ جنگ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نہیں، بلکہ کمزوروں اور مظلوموں کی مدد و نصرت کیلئے لڑ رہے ہیں۔ بہت بڑا بے وقوف، نادان اور احمق ہے وہ شخص، جس کا یہ خیال ہے کہ امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے ساتھ معاہدے کر کے، یا کافر اقوام کو راضی کر کے، یا قوانین پاس کروا کر شریعت نافذ کی جا سکتی ہے۔ شریعت کا نفاذ کافر اقوام کو للکارتے ہوئے ڈنکے کی چوٹ پر ہوتا ہے، اور اس مقصد کیلئے کفار کے لشکروں کو تہ تیغ کرنا، انکی وحدت کو پارہ پارہ کرنا اور انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کرنا لازم ہے۔ بہت بڑا بے وقوف، نادان اور احمق ہے وہ شخص، جو یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ مسلمان کمزور اور عاجز و ناتواں ہیں۔ ہر گز نہیں! اے مسلمانو! جب تک تم اپنے دین پر قائم رہو گے اور توحید کے تقاضے پورے کرو گے، اپنے رب وحدہ لا شریک ہی کے آگے گڑ گڑاؤ گے اور اسی پر توکل کرو گے، اور اسی سے مدد مانگو گے، تب تک تم سب طاقتوروں سے زیادہ طاقتور ہو گے۔

أَلَيْسَ اللَّـهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ ۖ وَيُخَوِّفُونَكَ بِالَّذِينَ مِن دُونِهِ ....(الزمر: ۳۶)

"کیا اللہ اپنے بندوں کو کافی نہیں؟ اور یہ تم کو ان لوگوں سے جو اس کے سوا ہیں (یعنی غیر اللہ سے) ڈراتے ہیں۔"

... أَلَيْسَ اللَّـهُ بِعَزِيزٍ ذِي انتِقَامٍ (الزمر: ۳۷)

"کیا اللہ غالب (اور) بدلہ لینے والا نہیں ہے؟"

تعجب ہوتا ہے ایسے شخص پر، کہ جو مومن ہوتے ہوئے ان آیات کو پڑھتا ہو، اور پھر وہ کسی سے خوف کھا جائے، یا ظلم و تذلیل کا شکار ہو جائے۔ اے مسلمانو! تم طاقتور ہو، جبکہ امریکہ اور اسکے اتحادی اور روس، اور سارا عالم کفر مجاہدین کے آگے عاجز و ناتواں ہیں۔ کیا تمہارے رب نے تم سے یہ فرما نہیں دیا، کہ:

فَقَاتِلُوا أَوْلِيَاءَ الشَّيْطَانِ ۖ إِنَّ كَيْدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا. (النساء: ۷۶)

''سوتم شیطان کے مددگاروں سے لڑو۔(اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ کمزور ہوتا ہے''

کیا تمہارا رب تمہارے دشمنوں سے قتال کرنے کی شرط پر ان کی شکست اور تمہاری ان پر فتح کا وعدہ نہیں کر چکا؟

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّـهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ. (التوبہ: ۱۴)

''ان سے (خوب) لڑو۔ اللہ ان کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رسوا کرے گا اور تم کو ان پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا''

حیرت ہوتی ہے ایسے مومن پر، کہ جو ان آیات کو پڑھتا ہو، اور پھر بھی وہ کمزوری اور بزدلی دکھا جائے، یا بے ثباتی اور ڈھیلے پن کا مظاہرہ کرے۔ تعجب ہے ایسے شخص پر، کہ جو ان آیات پر ایمان رکھنے کے باوجود پستی کا مکین ہونے اور اصولوں پر سودے بازی کرنے پر راضی ہو جائے۔ حیران کن ہے وہ کہ جو ان آیات پر ایمان رکھتا ہو، اور پھر بھی وہ کفار کی رضاجوئی کرے اور انکی طرف امن و آشتی کے پیغامات بھیجے۔ حیرت ہے تم پر اے مسلمانو! آخر تمہیں کس بات کا خوف ہے؟ کیا اللہ رب العزت تمہارے ساتھ نہیں؟ کیا اس نے تم سے یہ کہہ نہیں دیا کہ عزت تمہارے ہی لیے ہے؟

وَلِلَّـهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَـٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ. (المنافقون: ۸)

''عزت اللہ کی ہے اور اس کے رسول کی اور مومنوں کی لیکن منافق نہیں جانتے''

کیا اسکا تم سے یہ وعدہ نہیں ہے کہ تم ہی غالب رہو گے؟ کیا تم ان آیات کو پڑھتے نہیں؟ کیا تمہارا ان آیات پر ایمان نہیں؟۔۔۔

اے مسلمانو! جس نے فرعون کو غرق کیا، اور عاد و ثمود کو ہلاک کر ڈالا، اور بڑے بڑے لشکروں کو شکست خوردہ کر دیا، وہی امریکہ، روس اور ان کے اتحادیوں کو بھی شکست دے گا، اور انکو مجاہدین کے ہاتھوں شدید عذاب سے دوچار کرے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے، بشرطیکہ تم اس کی راہ میں قتال کرتے رہو۔

پس نکلو اللہ کی راہ میں، چاہے ہلکے ہو یا بوجھل؛ اور داعی الی اللہ کی پکار پر لبیک کہو۔

اور اے ارض جہاد سے پیٹھ پھیر کر بلاد کفر کی طرف بھاک جانے والے! روز محشر اللہ سے بھاگ کر کہاں جائے گا؟ کیا تو مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتا ہے؟ یا ذلیل و حقیر قوم کے ہاں عزت تلاش کرتا ہے؟

أَيَبْتَغُونَ عِندَهُمُ الْعِزَّةَ فَإِنَّ الْعِزَّةَ لِلَّـهِ جَمِيعًا. (النساء: ۱۳۹)

''کیا یہ ان کے ہاں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو عزت تو سب اللہ ہی کی ہے''

واللہ مسلمان بلاد کفر میں رہتا ہے تو بے وقعت اور ذلیل و حقیر ہی بن کر رہتا ہے۔ اللہ کی قسم! مسلمانوں کیلئے کوئی امن و امان اور عزت و شہامت نہیں، اگر وہ جنگ نہ کریں اور اسلحہ نہ تھامیں۔

اے مسلم نوجوان! تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیا وہ تیرے ہی باپ دادا نہیں تھے، کہ جنہوں نے شرق و غرب میں عرب و عجم پر حکومت کی تھی؟ کیا دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اپنی سلطنتوں سمیت مغلوب ہو کر انکے قدموں میں نہیں گرے؟ کیا ان کی کامیاب اور صاحب شرف ہونے کا اور دنیا بھر کے حکمران بن جانے کا جہاد کے علاوہ بھی کوئی سبب ہے؟

بس اے نوجوانان مسلم! مجاہدین کے قافلے میں شامل ہو جاؤ۔ کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو عزت و تکریم کی زندگی جیو گے اور دنیا بھر کی بادشاہی و حکمرانی بھی تمہارے ہی لیے ہو گی۔ اور اگر نہیں کرو گے تو بد بختی، حقارت اور گھاٹے کی زندگی جیو گے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّـهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ وَأَنَّهُ إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ (الانفال: ۲۴)

"مومنو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم قبول کرو جب کہ رسول اللہ تمہیں ایسے کام کے لیے بلاتے ہیں جو تم کو زندگی (جاوداں) بخشتا ہے۔ اور جان رکھو کہ اللہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان حامل ہو جاتا ہے اور یہ بھی کہ تم سب اس کے روبرو جمع کیے جاؤ گے"

وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَّا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنكُمْ خَاصَّةً ۖ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّـهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (الانفال: ۲۵)

"اور اس فتنے سے ڈرو جو خصوصیت کے ساتھ انہیں لوگوں پر واقع نہ ہو گا جو تم میں گنہگار ہیں۔ اور جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا ہے"

اور اے بلاد حرمین میں موجود ہمارے بھائیو! اے سعد و علاء اور مجزاۃ و براء کے پوتو! تم کب تک ان بد بخت کافر آل سلول کے طواغیت کے نافذ کردہ احکام پر راضی ہو کر بیٹھے رہو گے؟ نام نہاد ھیئۃ کبار العلماء، جو کہ فی الحقیقت منافقوں اور ایجنٹوں کی کمیٹی ہے، اس میں بیٹھے جادو گر کب تک تم پر اپنا جادو چلاتے رہیں گے؟ دیکھ لو روس کے ملحد اب مسلمانوں کے مرکز شام پر حملہ آور ہو چکے ہیں۔ اور ان کا کنیسہ اس کو مقدس جنگ قرار دے چکا ہے۔ اب کدھر ہیں ھیئۃ کبار الشیاطین کے فتوے؟ افغانستان میں روس کے خلاف جہاد کے وقت کیا انہوں نے ہی تمہیں نکلنے کو نہیں کہا تھا؟ یا وہ فتوے انکے امریکی آقاؤں کی ایماء پر صادر کیے گئے تھے؟ یا یہ کہ اُس وقت تو خراسان میں مسلمانوں کی تعداد کافی نہیں تھی؛ اور اب کیا شام کے مسلمان افغانیوں سے زیادہ جنگ کے ماہر اور خود کفیل ہو گئے ہیں؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں اے مسلمانو؟ کیا تم نے ہر بار عقل سے کام نہ لینے کی قسم کھائی ہوئی ہے؟ تمہیں ہو کیا گیا ہے، کس طرح کے فیصلے کرتے ہو؟ کیا تم سنتے اور دیکھتے نہیں؟ کیا تم شام کے مظلوم مسلمانوں کی فریادیں نہیں سنتے، اور انکا حال نہیں دیکھتے، کہ کیسے دشمن ان پر ٹوٹ پڑے ہیں؟ کیا دنیا کی چمک دمک نے تمہاری آنکھوں کو اندھا اور شہوتوں نے تمہارے کانوں کو بہرا کر دیا ہے، یا تم میں عقیدہ الولاء والبراء ہی مفقود ہو گیا ہے؟ یا تم اُس بصارت و بصیرت سے اندھے شیطان، امریکیوں کے مفتی کے فتوے کا انتظار کر رہے ہو؟

نہیں نہیں! بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تم پر درباری علماء نے جادو کر دیا ہے، جس سے تم فتنہ زدہ اور کسی نشے میں مدہوش شخص کی مانند ہو گئے ہو۔

اے بلاد حرمین کے سپوتو! اب توخواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ تم حالات کا پانسہ پلٹ سکتے ہو۔ یہ مرض تمھی سے پھیلا ہے اور تمہارے ہی پاس اسکی دواء بھی ہے۔ آل سلول اور ان کے اجنٹ علماء کی کمیٹی کے خلاف اٹھ کھڑے ہو۔ ان کے اور انکے امریکی آقاؤں کے درمیان حائل ہو جاؤ۔ ان صلیبیوں کی پروازیں تمہارے درمیان سے اٹھتی ہیں، اور تمہارے ہی تیل کے سرمائے سے انکے لشکروں کا خرچ اٹھایا جاتا ہے۔ اور تمہارے شیطانوں کے صادر کیے ہوئے فتوؤں کے ذریعے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی جاتی ہے اور انہیں کفار کے حوالے کیا جاتا ہے، اور انہیں قتل و تعذیب کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔

پس اب اٹھ کھڑے ہو اے بلاد حرمین کے سپوتو! اب تمہارے پاس روز قیامت پیش کرنے کیلئے کوئی عذر نہیں۔ ہم استنفار کرتے ہیں۔ (یعنی تمہیں مجاہدین کی نصرت کو نکلنے کی پکار لگاتے ہیں، جس پر لبیک کہنا تم پر واجب ہے)۔ اگر تم بیٹھ رہے تو روز قیامت تمہارے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا۔ اور ہم رب تعالٰی کے حضور ہر ایسے شخص سے اظہار براءت کرتے ہیں، جو ہمارا ساتھ دینے پر تیار نہیں، اور نام نہاد پرامن خوشگوار زندگی گزارنے پر مصر ہے۔ اور تمہارے اوپر حجت تمام کرنے کیلئے سعد اور عبدالعزیز العیاش ہی کافی ہیں۔ کتنے عظیم تھے وہ دونوں!

أسَدان مُحمَرّا المخالبِ نجدةً * بحران في الزمن الغضوب الأنمرِ

یہ دونوں ایسے شیر تھے کہ جن کے دانت مظلومین کی مدد کیلئے دشمن پر حملہ کرنے کے سبب سرخ ہو چکے تھے۔ اور جوش و ولولے میں یہ کسی ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی مانند تھے۔

ان دونوں نے بہت بڑے کارنامے سرانجام دیے، اور دوسروں پر حجت قائم کر گئے، اور دین سے وفاداری نبھائی۔ اور انہوں نے اپنے ان جرأت مندانہ اقدامات سے مومنوں کے دلوں کو جس طرح خوشی اور اطمئنان سے بھر دیا ہے، اور جس طرح کفار کو ذلیل اور دہشت زدہ کر دیا ہے، یہ کتنا عظیم عمل ہے جو وہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کریں گے۔ وہ ہم میں سے ہیں اور ہم ان میں سے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ انہیں جنت الفردوس میں اعلٰی مقام عطا فرمائے۔ بلاشبہ انہوں نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے، وہ ہمیں بیسیوں استشہادی حملوں سے زیادہ محبوب ہے۔ سوائے بلاد حرمین کے نوجوان! اب بیدار ہو جا اور ان دونوں کی پیروی میں تو بھی ایسا کوئی قدم اٹھا۔ اگر تو اس کیلئے اسلحے تک رسائی نہیں پاتا، تو رسی اور چھری تو تجھے ہر جگہ مل جائے گی؛ اور طاغوت کے سپاہی بھی تیرے آس پاس موجود ہیں۔ پس اب سعادت کی زندگی جی یا شہادت کی موت مر۔

طِلابُ المعالي للمنونِ صديقُ * وطولُ الأماني للنفوسِ عشيقُ

سربلندی کے طلبگاروں کیلئے موت ایک مہربان دوست کی مانند ہوتی ہے۔ اور دنیاوی خواہشات نفس امارہ کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہوتی ہیں۔

إذا لم تكنْ هذي الحياةُ عزيزةً * فماذا إلى طولِ الحياةِ يَشُوقُ

اگر دنیا میں عزت کے ساتھ جینا نصیب نہیں، تو عمرِ دراز مل جانے کا کیا فائدہ؟۔

ألا إنَّ خوفَ الموتِ مرٌّ كطعمِهِ * وخوفُ الفتى سيفٌ عليه ذَلُوقُ

ہاں موت کا خوف اس کے کرب کی طرح ناگوار ضرور ہے، اور لہراتی تلواروں کا منظر بھی خوفناک ہوتا ہے،

وإنكَ لو تستشعرِ العيشَ في الردى * تحلّيتَ طعمَ الموتِ حين تذوقُ

لیکن اگر تجھے ذلت آمیز زندگی کے کڑوے پن کا اندازہ ہو جائے، تو تجھے موت بھی میٹھی اور لذیذ لگنے گی۔

پس اے نوجوانانِ اسلام! اٹھو امریکیوں اور روسیوں کے خلاف جہاد کیلئے۔ بلاشبہ یہ صلیبی جنگ ہے جس میں صلیبی، مشرک اور ملحد؛ سب مومنین کے خلاف اکٹھے ہو چکے ہیں۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَا لَكُمْ إِذَا قِيلَ لَكُمُ انفِرُوا فِي سَبِيلِ اللَّـهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْأَرْضِ ۚ أَرَضِيتُم بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ ۚ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ (٣٨) إِلَّا تَنفِرُوا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ۗ وَاللَّـهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (التوبہ: ٣٨)

"مومنو! تمہیں کیا ہوا ہے کہ جب تم سے کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں (جہاد کے لیے) نکلو تو تم (کاہلی کے سبب سے) زمین پر گرے جاتے ہو (یعنی گھروں سے نکلنا نہیں چاہتے) کیا تم آخرت (کی نعمتوں) کو چھوڑ کر دنیا کی زندگی پر خوش ہو بیٹھے ہو۔ دنیا کی زندگی کے فائدے تو آخرت کے مقابل بہت ہی کم ہیں"

اور اے دولت اسلامیہ کے سپاہیو! یہ بات اچھی طرح سمجھ لو، کہ تمہیں خلافت کے بارے میں فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں، کہ اللہ تبارک وتعالیٰ خود اس کی اور اسے قائم کرنے والوں کی حفاظت فرمائے گا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم اپنے احوال کی فکر کرو۔ اپنے نفس کا محاسبہ کیا کرو۔ اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور ہر وقت اس کے حضور توبہ واستغفار کرتے رہا کرو۔

اے مجاہدو! دھیان کرو کہ تمہارا حال کہیں ان جیسا نہ ہو جائے، کہ جن کا ذکر رب تعالیٰ نے ان آیات میں فرمایا ہے:

يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُن مَّعَكُمْ قَالُوا بَلَىٰ وَلَـٰكِنَّكُمْ فَتَنتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْأَمَانِيُّ حَتَّىٰ جَاءَ أَمْرُ اللَّـهِ وَغَرَّكُم بِاللَّـهِ الْغَرُورُ.(الحديد: ١٤)

"تو منافق لوگ مومنوں سے کہیں گے کہ کیا ہم (دنیا میں) تمہارے ساتھ نہ تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہاں کیوں نہیں، تم ہمارے ساتھ تھے؛ لیکن تم نے خود اپنے آپ کو فتنے میں ڈالا اور (ہمارے حق میں حوادث کے) منتظر رہے اور (اسلام میں) شک کیا اور (لاطائل) آرزوؤں نے تم کو دھوکہ دیا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ پہنچا اور اللہ کے بارے میں تم کو (شیطان) دغاباز دغا دیتا رہا"

تم میں سے کوئی یہ گمان نہ کر بیٹھے کہ اسلحہ تھام لینا اور مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو جانا اس کی نجات کیلئے کافی ہے۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے:

مِنكُم مَّن يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنكُم مَّن يُرِيدُ الْآخِرَةَ. (آل عمران: ١٥٢)

"بعض تو تم میں سے دنیا کے خواستگار تھے اور بعض آخرت کے طالب"

نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص آیا اور کہا، کہ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اگر کوئی آدمی بہادری دکھانے کیلئے، اور کوئی قومیت و عصبیت کی خاطر، اور کوئی ریاکاری کرتے ہوئے قتال کرے؛ تو ان میں سے کونسا قتال فی سبیل اللہ ہے؟ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: جو اسلئے قتال کرے کہ اللہ کا کلمہ سب سے بلند ہو جائے، تو وہ قتال فی سبیل اللہ ہے۔

نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سامنے ذکر کیا گیا کہ فلاں آدمی شہید ہو گیا ہے، تو آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: ہر گز نہیں! میں نے اس کو آگ میں اس چادر کے اندر لپٹا ہوا دیکھا ہے، جو اس نے مال غنیمت سے چرائی تھی۔

اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا فرمان ہے: غزوہ دو طرح کا ہے۔ پس جو کوئی غزوہ لڑا اللہ کی رضا کیلئے، اور اس نے امام کی اطاعت کی، اعلیٰ چیز کو فی سبیل اللہ صرف کیا، اور ساتھیوں کیلئے آسانی کا باعث بنا، اور زمین میں فساد پھیلانے سے باز رہا، تو اس کا کھانا پینا سونا، سب کچھ باعث اجر ہے۔ اور جس نے غزوہ لڑا فخر و ریاکاری کیلئے اور شہرت حاصل کرنے کیلئے، اور امام کی نافرمانی کی، اور زمین میں فساد برپا کیا، تو اسے اس سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔

راہ جہاد میں گمراہ اور منحرف ہونے والوں، لڑکھڑانے ڈگمگانے والوں اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جانے والوں کی تعداد کی کثرت کو دیکھو اور عبرت حاصل کرو۔

خلافت کے بارے میں فکر مند نہ ہو، کہ اللہ عز و جل اپنے دین اور اپنے بندوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ دولت اسلامیہ پر اسکے قیام سے لے کر اب تک دس سال کے اس عرصے میں مصائب اور آزمائشوں کے ایسے ایسے زلزلے آئے ہیں، کہ جن سے پہاڑ بھی ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ قائدین کی شہادت، مجاہدین کی کثیر تعداد کا قتل، قید و بند کی صعوبتیں، جانوں اور اموال اور نتائج میں نقصان؛ کتنی ہی مصیبتیں ٹوٹی ہیں اس پر۔ لیکن اللہ کے فضل سے ان تمام مشکلات، آزمائشوں اور مصیبتوں میں بھی یہ مستحکم رہی ہے۔ دولت اسلامیہ پر جب کوئی آفت آتی ہے، تو دیکھنے والے کہتے ہیں، کہ بس اب یہ تباہ ہو جائے گی۔ پھر جب وہ آفت زائل ہو جاتی ہے، اور صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ وہ کیسے زائل ہوتی ہے، تو ساتھ ہی کوئی اور مصیبت آن پڑتی ہے؛ اور پھر دیکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ اس کا تو کوئی حل ہی نہیں، تو اللہ اس مصیبت کو بھی اٹھا دیتا ہے۔ پھر کوئی اور آفت آجاتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اب تو بس حد ہو گئی۔ اور اسی طرح یہ سلسلہ جاری ہے، کہ جب بھی کوئی مصیبت یا آفت آتی ہے تو اسکے بعد آسانی بھی آتی ہے، اور وہاں سے آتی ہے جہاں سے ہمارا گمان بھی نہیں ہوتا۔ جب بھی کوئی قائد یا امیر شہید ہو جاتا ہے، ہم گمان کرتے ہیں کہ اس کی جگہ اب کوئی نہیں لے سکے گا۔ تو اللہ اس کی جگہ کسی اور کو تیار فرما دیتا ہے، جو بطریق احسن معاملات کو چلانا شروع کر دیتا ہے، یہاں تک کہ ہم اسکی کارکردگی اور مہارت پر حیران رہ جاتے ہیں۔ اور وہ دشمنوں پر قہر برسانے میں پہلے والے صاحب منصب سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔ پس سب تعریفیں اللہ رب العزت کیلئے ہیں، جس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اور اپنے لشکر کی مدد کی، اور اُس اکیلے نے اس خلافت کو قائم کیا۔

پس خوش ہو جاؤ اے خلافت کے جانثارو! کہ تمہاری دولت اسلامیہ ان شاء اللہ قیامت تک باقی رہے گی؛ کیونکہ اللہ ہی ہے جو اس کی حفاظت و نصرت کرتا ہے، اور اس کا نظام چلاتا ہے۔ پس تم اپنی اصلاح کی فکر کرو، اور اسکے بارے میں پریشان نہ ہو۔ اور دیکھنا کسی پر ظلم نہ کرنا۔ کبھی غداری کے مرتکب نہ ہونا۔ سستی اور بزدلی کو کبھی اپنے نزدیک نہ آنے دینا اور اپنے جوش و جذبے کو ہمیشہ گرماتے رہنا۔ اس حقیر دنیا کی چمک دمک سے دور بھاگو، اور رب العالمین کی طرف لپکو۔

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّـهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ.(الحديد: ٢٠)

"جان رکھو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل اور تماشا اور زینت (وآرائش) اور تمہارے آپس میں فخر (وستائش) اور مال واولاد کی ایک دوسرے سے زیادہ طلب (وخواہش) ہے (اس کی مثال ایسی ہے) جیسے بارش کہ (اس سے کھیتی اُگتی اور) کسانوں کو کھیتی بھلی لگتی ہے پھر وہ خوب زور پر آتی ہے پھر (اے دیکھنے والے) تو اس کو دیکھتا ہے کہ (پک کر) زرد پڑ جاتی ہے پھر چورا چورا ہو جاتی ہے اور آخرت میں (کافروں کے لئے) عذاب شدید اور (مومنوں کے لئے) اللہ کی طرف سے بخشش اور خوشنودی ہے۔ اور دنیا کی زندگی تو متاع فریب ہے"

اے دولت اسلامیہ کے شہسوارو! ابھی تو اصل معرکہ برپا ہوا ہی نہیں، اور آنے والے حالات اب سے کہیں زیادہ تلخ اور شدید ہیں۔ پس عزائم اور ہمتوں کو مضبوط اور بلند کرلو، اور جہاد و قتال کو جاری رکھو، کہ تمہارا راستہ عزت و رفعت کا راستہ ہے۔

ومَنْ يبغِ ما نبغي مِنَ المجد والعلا * تساوى المحايا عنده والمَقَاتِلُ

جو حقیقی عزت و سربلندی کا طالب ہوتا ہے، اس کے نزدیک زندہ رہنا یا نہ رہنا برابر ہو جاتا ہے۔

پس حقیر دنیا کو چھوڑ کر آخرت کی حیات جاودانی کے طالب بنو۔ آپس میں صلح رکھو اور عفو و درگزر کو اپنا شعار بناؤ۔ آپس میں باہم اتفاق کے ساتھ رہو اور لڑائی جھگڑا مت کرو۔ ہمیشہ وہاں موجود ہونے کی کوشش میں رہو جہاں تمہارا موجود ہونا اللہ کو پسند ہے؛ یعنی مورچوں اور رباط میں، اپنے گھروں اور سڑکوں بازاروں میں نہیں۔ تمہارے اوقات ایسی حالت میں گزریں کہ تم گرد و غبار میں اٹے ہوئے اور خون میں نہائے ہوئے ہو، آسائشوں اور عیش و عشرت میں کھوئے ہوئے نہیں۔ اس منصب کی بلندی کو پہچانو، جس پر رب تعالیٰ نے تم کو فائز کیا ہے۔ اس بار امانت کی جواب دہی کی فکر کرو جو تمہیں تھمائی گئی ہے؛ اور حالات کی سنگینی اور وقت کی نزاکت کو سمجھو۔

إلهي وفي جنبيَّ خفقة وامقِ * وإني أوَّابٌ إليك وخائفُ

اے اللہ تیری محبت میری رگ رگ میں سمائی ہوئی ہے؛ میں تیری رحمت کا طلبگار ہوں اور تیرے عذاب سے ڈرتا ہوں۔

وفي الدار أهوالٌ تَمور وفتنةٌ * تدور ودمع بين ذلك نازفُ

میرا مسکن مصیبتوں اور فتنوں کی زد میں ہے؛ اور شدت الم سے آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔

ودفق دماء والضحايا تناثرتْ * زلازل جُنَّتْ حولنا ورواجفُ

ہر طرف خون اور لاشیں بکھری پڑی ہیں؛اور زلزلوں نے ہمیں اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے۔

تهافتت الدنيا علينا فأقبلتْ * حشودٌ توالتْ في الديار زواحفُ

پوری دنیا ہمارے خلاف جمع ہو چکی ہے؛اور بلا تعطل آنے والے لشکر ہم پر پے در پے حملے کر رہے ہیں۔

كأنهمُ مالوا إلى قصعة لهمُ * فضجَّت لها أحشادهم والطوائفُ

جیسے وہ کسی دستر خوان پر ٹوٹ پڑے ہوں؛اور انکے سب گروہ اور قبیلے اس میں شریک ہیں۔

إلهي وهذي أمتي مزَّق الهوى * قواها وغشَّاها هِوىً وزخارفُ

اے اللہ امت کا یہ حال ہے کہ پستی نے اسکی قوت کو سلب کر لیا ہے؛اور یہ ظاہری زیب وزینت میں کھوئی ہوئی ہے۔

يقود خطاها في الدياجر تائهٌ * ويدفعها بين الأعاصير واكفُ

اسکے گمراہ حکمران اسے اندھیروں کی طرف اور تند و تیز آندھیوں کے جھکّڑوں میں دھکیل رہے ہیں۔

وفي كل أرضٍ فتنة بعد فتنة * ويومٌ عبوسُ الشَّرِّ والهول كاسفُ

ہر سو فتنے ہی فتنے پھیلے ہوئے ہیں؛اور ہر روز نئی سے نئی مصیبت آن پڑتی ہے۔

تَمُرُّ بنا الأحداث حتى كأنها * أحاديث لهوٍ تنطوي وسوالفُ

ہمارے ساتھ یہ سب کچھ اتنے تواتر سے ہو رہا ہے؛کہ اب یہ لوگوں کیلئے عام سی بات ہو گئی ہے۔

إلهي فمن للمسلمين وقد غفوا * وما أيقظتْهم آيةٌ ومصاحفُ

یااللہ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ان مسلمانوں کو اب کون جگائے گا؟؛کہ یہ تو قرآن کی آیات سے بھی بیدار نہیں ہوئے۔

إلهي أعِنَّا واسكب النور بيننا * بأفئدةٍ ضاقتْ عليها المصارفُ

اے اللہ ہماری مدد فرما اور ہمیں نور عطا فرما؛ایسا نور کہ جس سے دلوں پر پڑے ہوئے تالے کھل جائیں۔

وألِّف قلوباً فرَّقَ الحقدُ بينها * وقد يجمع الأضدادَ يوماً تآلفُ

اور جو دل آپس میں پھٹے ہوئے ہیں،ان میں الفت ڈال دے؛کہ الفت ہو تو ضدیں بھی جمع ہو جاتی ہیں۔

وهبْنا يقيناً في القلوب لعلنا * نهبُّ إلى ساحاتنا ونشارفُ

اور ہمیں دلوں کا ثبات عطا فرما،تاکہ ہم جہاد و قتال کی راہ اپنا کر اپنی کھوئی ہوئی عزت پھر سے حاصل کر لیں۔

وأنزل علينا رحمةً تغسل الذي * نهمُّ به من مآثمٍ ونقارفُ

اور ہم پر اپنی خاص رحمت کی بارش برسا؛ کہ جس سے ہمارے گناہوں کے سیاہ داغ دھل جائیں۔

وننزع عن آثامنا علَّ توبةً * يفيق بها لاهٍ عن الأمر عازفُ

اور ہم اپنے گناہوں سے سچی توبہ کر لیں؛ اور جو غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔

فتدفق في الميدان منا جحافلٌ * يموج بها شاكي السلاح وعاطفُ

اور پھر ہمارے لشکر میدانوں میں نکلیں؛ اسلحے سے لیس ہو کر، مظلوموں کی دادرسی کا جذبہ دل میں بسائے ہوئے۔

ونحمل للدنيا رسالة ربنا * نخاصم في هديٍ لها ونعاطفُ

اور ہم اپنے رب کا پیغام دنیا بھر تک پہنچائیں؛ اس کے مخالفین سے لڑیں اور ماننے والوں پر شفقت کریں۔

ونمضي بها صفًّاً كأن جنوده * قواعد بنيان فداعٍ وزاحفُ

اور ہم ان لشکروں میں ایسی صفیں بنا کر نکلیں؛ جیسے کوئی سیسہ پلائی دیوار ہوتی ہے۔

فتُنزِلُ نصراً يا إلهي ورحمةً * إذا صحَّ عزمٌ في الميادين عاكفُ

اے اللہ تو اپنی نصرت اور رحمت سے نواز؛ اپنے ان بندوں کو جو پختہ عزم کے ساتھ میدان میں اتریں۔